روس - ترکمن معاہدہ برائے اقتصادی تعاون

ترکمنستان کے صدر جناب صفر مراد نیازوف اکتوبر کے وسط میں روس کے سرکاری دورے پر ماسکو گئے۔ اس دورے کے دوران ترکمن صدر نے ۱۴ اکتوبر کو روسی وزیر اعظم وکٹر چرنومیردین کے ساتھ ملاقات کی جبکہ اس کے اگلے روز ۱۵ اکتوبر کو انہوں نے روسی صدر بورس یلسن کے ساتھ باہمی دلچسپی کے امور پر مذاکرات کیے۔ صدر نیازوف نے اپنے دورۂ ماسکو کے دوران روسی وزیر خارجہ پریماکوف کے ساتھ بھی ملاقات کی۔ روسی حکام کے ساتھ ترکمن صدر کے مذاکرات کے دوران بحر قزوین کے سواحل میں تیل کی دریافت کے عمل میں دونوں ممالک کے درمیان تعاون کو مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ ان مذاکرات کے نتیجے میں بحر قزوین کے ترکمن سواحل میں وسائل توانائی کی دریافت میں دونوں ممالک کے درمیان تعاون کا سمجھوتہ بھی طے پایا۔

صدر نیازوف کے دورۂ ماسکو کے اختتام پر روسی وزارت خارجہ کے ترجمان نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک بحر قزوین کے ترکمن سواحل میں تیل کی تلاش کے لیے اشتراک کار پر رضامند ہو گئے ہیں۔ روسی وزارت خارجہ کے ترجمان نے مزید کہا کہ بحر قزوین کے سواحل میں موجود معدنی دولت کے امتلاک سے متعلق دونوں ممالک کے مواقف بھی یکسانیگی کے حامل ہیں۔

امیر تیمور کی ۶۶۶ ویں برسی: ترک جمہوریاؤں کے سربراہان کا اجتماع

ازبکستان میں امیر تیمور کی ۶۶۶ ویں برسی کے موقع پر ایک جشن منایا گیا۔ اس جشن میں وسط ایشیائی جمہوریاؤں کے صدور کے علاوہ آذر بائیجان اور ترکی کے وفود نے بھی شرکت کی۔ جشن کے موقع پر وسط ایشیائی جمہوریاؤں کی چوتھی سربراہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں نوآزاد جمہوریاؤں کے ممکنہ اتحاد کو موضوع بحث بنایا گیا۔ ازبکستان کے صدر جناب اسلام کریموف نے جغرافیائی قربت، مشترک زبان و ثقافت، یکساں اقتصادی مفادات اور مستقبل کے سیاسی نظام سے متعلق مشترک نظریات کا حوالہ دیتے ہوئے ان جمہوریاؤں کو ایک مؤثر سیاسی اتحاد تشکیل دینے پر قائل کرنے کی کوشش کی۔

ازبک صدر اس سے قبل بھی کئی مواقع پر وسط ایشیائی جمہوریاؤں کی ایک یونین کی تشکیل سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وسط ایشیائی اتحاد سے متعلق ان کے یہ

خیالات ماسکو کے لیے زبردست پریشانی کا باعث ہیں۔ وسط ایشیائی ریاستوں میں ممکنہ اتحاد کو کریملن کے حکام علاقے میں روسی مفادات کے لیے خطرہ تصور کرتے ہیں۔ روسی وسطی ایشیا کو مستقل طور پر اپنے دائرہ اثر و نفوذ میں رکھنا چاہتے ہیں۔ روسی نہ صرف وسطی ایشیاء بلکہ سابق سوویت یونین کی تمام جمہوریاؤں میں [ماسوائے بالٹک ریاستوں کے] فوجی مداخلت، امن کاری اور امن سازی کے حقوق کے دعوے دار ہیں۔ اس سلسلے میں روسیوں نے تاجکستان کو اپنی فوجی قوت کے ارتکاز کا نقطہ بنایا ہوا ہے۔ تاجک تنازعہ کے حل کی دریافت کے سلسلے میں ماسکو مقامی سیاسی قوتوں اور علاقائی ممالک کے کردار کی مسلسل نفی کرتا رہا ہے۔ جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ روس برتر علاقائی طاقت کے کردار سے دستبردار ہونے کے لیے قطعاً تیار نہیں ہے۔

اشاریہ

"وسطی ایشیا کے مسلمان" جلد چہارم

(جنوری - فروری تا نومبر - دسمبر ۱۹۹۶ء)

["وسطی ایشیا کے مسلمان" کی چوتھی جلد موجودہ شمارے (نومبر - دسمبر ۱۹۹۶ء) پر مکمل ہو رہی ہے۔ چوتھی جلد کے اس آخری شمارے میں اس جلد کا اشاریہ دیا جا رہا ہے۔ ہر عنوان کے سامنے متعلقہ اشاعت کا ماہ و سال اور متعلقہ صفحات درج ہیں۔ مدیر]

اداریے

روسی پارلیمانی انتخابات (۹۳ء، ۹۵ء) میں قوم پرستوں اور
کمیونسٹوں کی فتح اور مغرب کی تشویش — جنوری - فروری ۱۹۹۶ء ص ۲
جون ۹۶ء کے صدارتی انتخابات کی تیاریاں
اور مغرب کی صدر یلسن کے لیے حمایت — مارچ - اپریل ۱۹۹۶ء ص ۲
چیچن صدر جوہر دودائیف کی شہادت اور صدر یلسن کی توقعات — مئی - جون ۱۹۹۶ء ص ۲
صدر یلسن کی جیت کے امکانات اور روس کی
مستقبل کی خارجہ و داخلہ پالیسی — جولائی - اگست ۱۹۹۶ء ص ۲
وسطی ایشیا: درپیش مسائل اور ECO میں شمولیت — ستمبر - اکتوبر ۱۹۹۶ء ص ۲
پاکستان - وسطی ایشیا تعلقات افغان صورت حال کے تناظر میں — نومبر - دسمبر ۱۹۹۶ء ص ۲